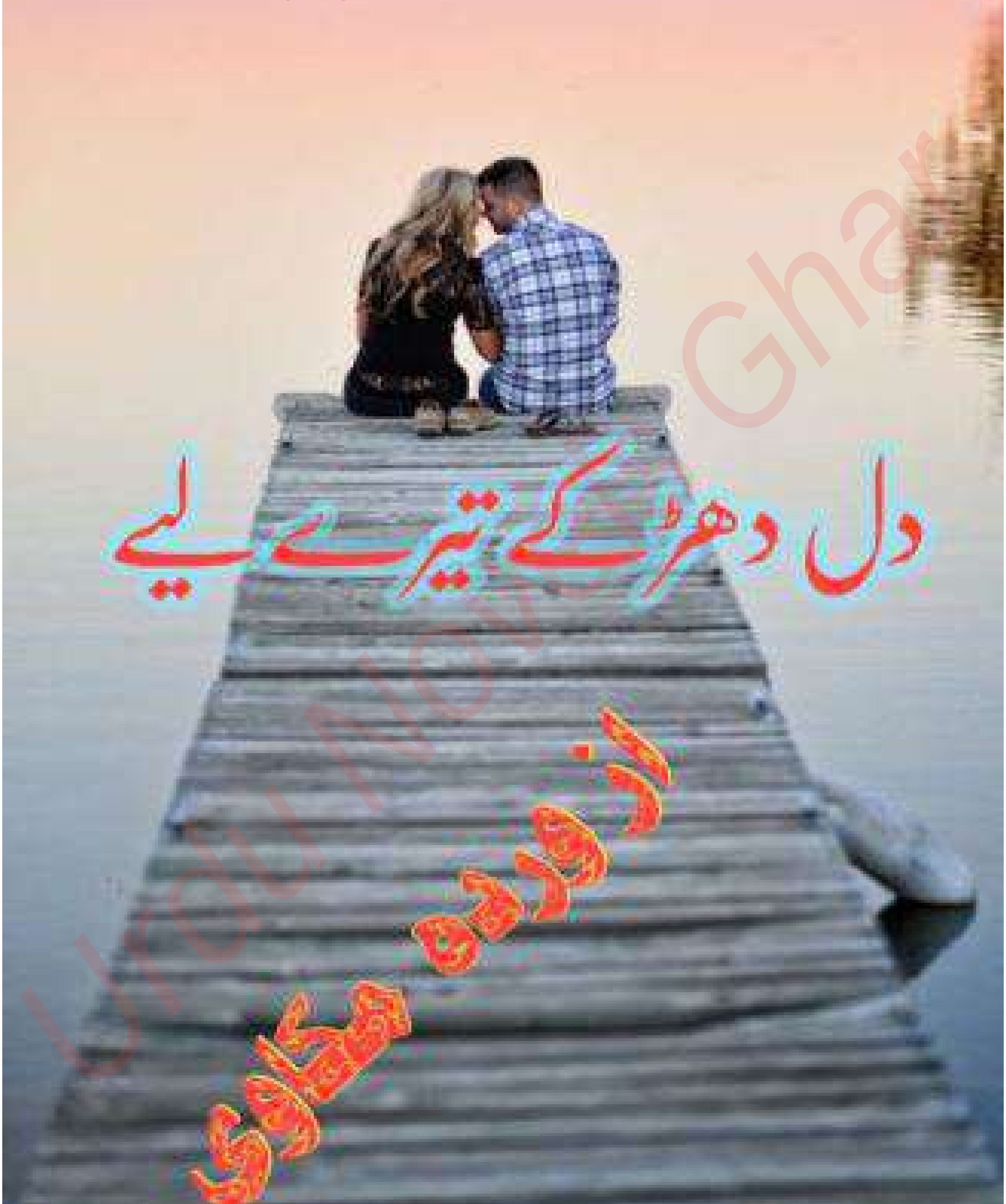

Urdu Novels Ghar

دل دھڑکے تیرے لئے

وردہ مکاوی

مکمل ناول

نکل جاؤ اس گھر سے... تمہیں عزت راس نہیں ہے ...اپنے گھر میں رہنے کی جگہ کیا دے دی تم نے تو بری نظر ڈالنا شروع کر دی ....کیا سوچ کے تم نے یہ سب کیا۔۔تم اپنی اوقات بھول گئے ہو تم ۔۔۔چلے جو یہاں سے اس سے پہلے میں کچھ کر بیٹھوں.... مسز حماد بولے جا رہی تھیں اور وہ سر جھکائے بنا کسی قصور کے مجرم بنا کھڑا یہ سوچ رہا تھا کہ اس کا قصور کیا ہے .... صرف محبت ہی تو کی تھی اسے دھکے دے کر گھر سے نکالا گیا....اور وہ خاموشی سے وہاں سے چلا گیا کیوں کے وہ گھر اس کا تھا ہی نہیں بس وہاں پناہ دی گئی تھی .... نوکروں جیسی حیثیت دی گئی تھی اسے اس گھر میں .... گزرے ہوئے وقت کو یاد کرکے وہاج کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور وہ فائل بند کرکے وہاں سے

اٹھ گیا.... کیوں کے اب جو کچھ اسے یاد آ گیا تھا اب اس کی وجہ سے اسے چین نہیں آنا تھا.... پچھلے کافی سالوں سے وہ تڑپ رہا تھا.....

جب سے وہاج گیا تھا وانیہ خود کو اکیلا محسوس کر رہی تھی۔

جیسے اس دنیا میں اس کے سوا کوئی اور تھا ہی نہیں اس کا .... جب سے وہ گیا تھا اس نے سب چھوڑ دیا تھا اپنے خواب اپنی خوشیاں اپنے شوق اپنی لائف سٹائل ....کیوں کے جب وہاج ان سب چیزوں کے بنا رہ سکتا تھا تو وہ کیوں نہیں .... مسز حماد اسے سمجھاتی رہتی اور کہتی رہتی پر وہ نہ مانتی.... آج بھی وہ جب یونیورسٹی سے آ کے روم میں بند ہو گئی تو مسز حماد اس کے پیچھے چلی گئیں

وانیہ بیٹا کب تک ایسے رہو گی اپنا حال دیکھو کیسا کر لیا ہے .... مسز حماد نے پیار سے اس کا ہاتھ تھام لیا

مما میری اس حالت کی زمیدار آپ خود ہیں اب مجھے اس حال پہ چھوڑ دیں ..... جیسے وہاج رہ رہا ہو گا ویسے میں بھی رہ لوں گی یہاں ہر سہولت کے بنا ....اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھوڑا لیا ....

پر وانیہ میں نے یہ سب تمہاری بھلائی کے لئے کیا تھا .... مسز حماد بےبس ہو گئیں

اگر آپ میری بھلائی چاہتی تو یہ سب نہ کرتیں مما .... وانیہ یہ سب کہتے واشروم میں چلی گئی وہ اس بات پہ کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی وہ بہت کچھ کھو چکی تھی وہاج کی صورت میں... وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔

وہاں سے نکلا تو وہ سڑکوں پر گھومتا رہا اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کے وہ کہاں جائے سارا دن سڑکوں پر گزار کر آخر کار وہ اس گھر کے سامنے جا کھڑا ہوا جہاں اس کے بچپن کا کچھ حصّہ گزرا تھا...خود کو سنبھالتے ہوئے اس نے گھر کا لاک کھولا اور ایک کونے میں جاکے بیٹھ گیا..... اس کی دنیا ویران ہو گئی تھی.... اس طرح تو وہ خالق بابا کی موت پر بھی نہیں رویا تھا...جتنا اسے آج توڑا گیا تھا۔اسے زمین پر پٹک دیا گیا تھا... پوری رات ایک ہی زاویے میں بیٹھے رہنے کے بعد رات کے آخری پہر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کے اسے کیا کرنا ہے.....وہ فیصلہ کن انداز میں اٹھا اور واش روم چلا گیا اور واپس آ کر وضو کر جائے نماز بچھا لی اور نوافل ادا کئے... کیوں کے اسے یاد تھا کہ خالق بابا کہتے تھے....وہاج بیٹا جب بھی کسی مشکل میں پڑو تو خدا کے حضور جھک جایا کرو.....بے شک وہ ہمیں سیدھا راستہ دکھاتا ہے... وہ ھمیں بھٹکنے نہیں دیتا...نوافل سے فارغ ہو کر اس نے دعا مانگی....اور مطمئن ہو کر اٹھ گیا کیوں کے وہ جانتا تھا اس نے کیا کرنا ہے.....

خالق بابا مسز حماد کے گھر ڈرائیور تھے وہ بہت ہی اچھے اخلاق کے مالک تھے جس کی وجہ سے مسز حماد ان کی بہت عزت کرتیں تھیں....ان کی بیوی وہاج کی پیدائش کے وقت ہی وفات پا گئیں تھی اور وہ وہاج کو اپنے ساتھ لے آیا کرتے تھے کیونکہ ان کے گھر وہاج کو سنبھالنے والا کوئی نہ تھا۔مسز حماد نے بھی انہیں نہیں روکا تھا پھر جب وہاج جب اسکول جانے لگا تو وہ چھٹی کے دن خالق بابا کے ساتھ آیا کرتا تھا....وانیہ وہاج سے دو سال چھوٹی تھی... وہ ساتھ کھیلتے تھے ایک دوسرے سے ہر بات شئیر کرتے تھے....وانیہ کو وہاج کے علاوہ کسی پہ اعتبار نہ تھا کے کوئی اس کے راز رکھے گا....وانیہ پورا ہفتہ انتظار کرتی تھی کہ چھٹی کے دن وہاج سے ملے گی...اور جب وہاج آتا تو وہ اسے پورے ہفتے کی روداد

سنا دیتی... ایک دن خالق بابا مسز حماد کے کسی کام سے شہر سے باہر جا رہے تھے کے راستے میں ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ انتقال کر گئے اب وہاج کا اس دنیا میں کوئی بھی اپنا نہ تھا.... مسز حماد اور حماد صاحب نے اسے اپنے پاس رکھنے کا فیصلہ کیا.... مسز حماد نے اس کی بہت اچھی پرورش کی اور وانیہ بھی ساتھ رہتی کہ اسے کوئی تکلیف نا پہنچے... خالق بابا کی وفات کے بعد وہ بہت حساس ہو گیا تھا... مسز حماد اس کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھی وہ بچپن سے ہی اسے پسند کرتی تھیں ...وانیہ اور وہاج کی دوستی وقت کے ساتھ ساتھ بہت گہری ہوتی گئی....اور کب یہ دوستی محبت میں بدل گئی وہ یہ سمجھ ہی نا سکے... وانیہ اس کی ہر بات کا خیال رکھتی۔۔۔۔اسکے آنے جانے کا خیال رکھتی۔۔وہ گھر آیا یا نہیں اس نے کھانا کھایا یا نہیں وہ ہمیشہ اس کے لئے فکر مند رہتی۔۔۔اور وہاج بھی اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھتا اور اس کی ہر فرمائش پوری کرتا۔۔۔وہاج کو وانیہ کی خوشی بہت عزیز تھی۔۔۔۔ان کو اس بات کا احساس نہیں تھا کہ وہ دوستی سے آگے بڑھ چکے ہیں۔۔

وہاج وہاج۔۔اٹھو کب تک سوو گے وانیہ نے اس کے کمرے میں جھانکا تو وہ ابھی تک سو رہا تھا اور اس نے شور مچادیا اس کے سر پر کھڑے ہو کر

وانیہ چھپ کر جاؤ مجھے سونے دو۔۔۔وہاج نے کمبل منہ تک ڈال دیا۔

وہاج کیا مسئلہ ہے اٹھو آج چھٹی ہے کہیں گھومنے چلتے ہیں۔وانیہ نے کہتے ہوئے اس پر سے کمبل کھینچ لیا

وانیہ تھوڑی دیر اور سونے دو پھر میں خود اٹھ جاؤں گ اور تم جہاں کہو گی لے جاؤں گا۔۔۔۔۔وہاج نے واپس کمبل منہ پر ڈال لیا

پر تم ابھی کیوں نہیں اٹھ رہے مسئلہ کیا ہے تمہیں۔۔۔۔۔وانیہ نے غصے میں کمبل اٹھا کر دور پھینک دیا۔۔اور بازو سے پکڑ کر اسے اٹھانے لگی

یہ کیا تمہیں تو بخار ہے۔۔۔۔وانیہ کو پریشانی ہوئی۔۔۔

اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کے سونے دو مجھے لیکن تم سنتی کب ہو کبھی کسی کی اپنی ہی بات کرتی رہتی ہو ۔۔۔وہاب نے جواب دیا ہاں تو تم نے کہا کب تھا کہ تمہیں بخار ہے مجھے خواب تو آنا نہیں تھا۔۔۔وانیہ کو غصہ آیا

اچھا اب لڑنا بند کرو اور مجھے کمبل واپس لا کر دو۔۔۔وہاج نے کہا

دوائی لی تم نے۔اورکب سے ہے بخار اور تم نے بتایا کیوں نہیں مجھے۔۔۔وانیہ نے کمبل ڈالتے ہوئے سوالوں کی برسات شروع کر دی وہ ایسے ہی سوالات پوچھا کرتی تھی

جب تم اپنی سہلیوں کے ساتھ بیٹھی تھی تب میں تمہیں یہی بتانے کے لئے آیا تھا کہ مجھے دوائی لا کر دو پر تمہیں فرصت ہوتی تو۔۔۔۔وہاج نے چہرہ دوسری طرف کرلیا تو وانیہ کو کل رات کی بات یاد آ گئی تھی جب وہاج اسکے کمرے میں آیا تو وہ اپنی دوستوں کے ساتھ بیٹھی تھی اور اس نے بعد میں آنے کا کہہ دیا تھا۔۔

اوہ سوری مجھے کیا پتا تھا۔۔تم بول دیتے تو میں آکر دوا دے دیتی۔۔۔وانیہ کو شرمندگی ہوئی

اچھا اب ایسی معصوم شکل نہ بناؤ۔۔کتنی بار کہا ہے ایسی شکل مت بنایا کرو۔۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح اس کی معصوم شکل دیکھ کر سارا غصہ بھول گیا۔

اچھا اٹھو اور فریش ہو جاؤ تب تک میں ناشتہ لاتی ہوں پھر دوا کھا کر تم ریسٹ کرلینا۔۔۔وانیہ وہاج کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر ہلکی پھلکی ہو گئی اور کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی وہاج اسے جاتا دیکھتا رہا کہ وہ لڑکی کیسے کی اس کے لیے اتنی فکر کرتی تھی۔۔۔

چلو چلیں۔۔۔وانیہ ٹی وی پر کچھ دیکھ رہی تھی جب وہاج وہاں آیا

ارے کہاں چلنا ہے تمہیں تو بخار تھا اور میں یہاں بیٹھی ہوں کہ تم ریسٹ کرلو اور تم تیار ہو کر کہاں جارہے ہو۔۔۔وانیہ نے اسے تیار دیکھ کر اپنی عادت برقرار رکھتے ہوئے اپنے سوالات کی بوچھاڑ شروع کر دی۔۔۔۔

آج چھٹی ہے تو کہیں گھومنے نہیں جانا صبح تم ہی تو کہہ رہی تھی۔۔۔وہاج نے جواب دیا

ہاں جانا تو تھا لیکن تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو اس ویک رہنے دیتے ہیں۔۔۔۔وانیہ نے پریشانی سے کہا

نہیں نہیں اب میں ٹھیک ہوں تم نے دوا دی تو بخار ڈر کر بھاگ گیا۔۔۔وہاج نے اسے ہمیشہ تسلی دی

تم پکا ٹھیک ہو۔۔۔وانیا نے اسے غور سے دیکھا

ارے ہاں یار چلو۔۔۔وہاج نے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور گھر سے نکل گیا

روکو میں مما کو تو بتا آؤں۔۔۔۔وانیہ نے اسے روکا

وہ میں انہیں بتا کر ہی آیا تھا مما کہہ رہی ہیں جلدی آ جانا کیوں کہ میری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔وہاج نے اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے بائک سٹارٹ کی۔۔۔۔۔

وانیہ بیٹا تمہارا رشتہ آیا ہے تمھارے ماموں کے بیٹے عدیل کے لیے۔۔مسز حماد نے وانیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر امی۔۔۔۔وانیہ نے ان کے چہرے پر دیکھا

کوئی زبردستی نہیں ہے تمہارے بابا کہہ رہے ہیں کہسوچ سمجھ کے جواب دینا ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔مسز حماد نے اسے بتایا تو وہ خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی پر اس کے دماغ میں کوئی اور خیال تھا ۔۔۔۔وہ اپنے کمرے میں جا کر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کے مما کو کیا جواب دے کیسے بتائے۔۔۔۔

وانیہ تم اس رشتے کے لئے ہاں کر دوں گی کیا۔۔۔۔وہاج اس کے کمرے میں آتے ہی پوچھنے لگا

تمہیں کیسے پتہ اس بات کا۔۔۔وانیہ نے اسے گھورا

میں وہاں سے گزر رہا تھا تو سنا۔۔۔وہاج نے سر میں ہاتھ پھیرا

تم چھپ چھپ کے میری اور مما کی باتیں سنتے ہو بری بات وہاج۔۔وانیہ نے اسے چھیڑا

نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے تم پاگل ہو وہاج کولگا وہ سنجیدہ ہے

ارے پاگل مزاق کر رہی ہوں۔۔۔فکر نہ کرو اور رہی بات رشتے کی تو میں نے ابھی سوچا نہیں ہے سوچ کے جواب دوں گی میں مما کو اور تم گزرتے ہوئے سن لینا۔۔۔۔وانیہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے بات کی اور آخر میں پھر سے اسے چھیڑا۔۔۔

مطلب تم اس بارے میں سوچو گی۔۔۔وہاج ایک دم سے کھڑا ہو گیا۔

ہاں سوچنے میں کیا برائی ہے۔۔۔اب میں ایسے تو ہاں نہیں کر سکتی نہ اس رشتے کے لئے۔۔وانیہ نے مسکراہٹ دبائی۔

اوہ ٹھیک ہے میں تو کچھ اور ہی سمجھا تھا پر شکریہ میری آنکھیں کھولنے کے لئے۔۔۔وہاج یہ کہتے ہوئے وہاں سے جانے لگا

پر وہاج کیا ہوا بتاؤ تو سہی۔۔۔۔ایسے کیوں بھڑک رہے ہو۔۔۔۔وانیہ نے اسے روکنا چاہا پر وہ چلا گیا۔۔۔

جھلا۔۔۔اتنی سی بات بھی نہیں بول سکتا۔۔۔وانیہ جانتی تھی وہ کیا کہنا چاہتاہے اور وہ اس سے یہی سننے کے لیے یہ سب بول رہی تھی پر وہ بنا کچھ بولے ہی چلا گیا تھا۔۔وانیہ کچھ سوچتے ہوئے مسکرا دی۔۔

وہاج کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔اتنے عجیب سے کیوں بی ہیو کرتے ہو آجکل۔۔۔میری کوئی بات بری لگی تمہیں۔۔۔وانیہ اسکے روم میں آئی تو وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

وہ کبھی بھی خاموش نہیں بیٹھتا تھا۔۔وہ ہر دم خوشیاں بانٹنے ہنسی بانٹنے والا لڑکا تھا۔۔۔پر اب وہ خاموش تھا۔۔

کچھ بھی نہیں وانیہ بس دل اچھا نہیں ہے آجکل۔۔۔تم بتاؤ کیسے آئی ہو کوئی کام تھا۔۔۔وہاج نے بات کا رخ بدلہ

میں پہلے کب تمہارے پاس صرف کام کے وقت آتی ہوں۔۔۔میں ویسے بھی تو آتی ہوں تمہارے پاس باتیں کرنے گیمز کھیلنے۔۔۔۔وانیہ کو اسکی بات پر تعجب ہوا

ہاں پر پہلے کی بات اور تھی نہ۔۔۔وہاج نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

کیا اور بات تھی وہاج کیا بول رہے ہو۔۔۔وانیہ نے اسے گھورا تو وہ خیالوں کی دنیا سے واپس لوٹا

کچھ بھی نہیں مجھے لگا تمہیں کوئی کام تھا۔۔۔وہاج نے پھر سے بات بدلی

پتا نہیں تمہیں کیا ہو گیا ہے وہاج۔۔اچھا چلو چھوڑو آؤ ایک اچھی سی کافی پی کے آتے ہیں۔۔وانیہ نے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا

تم چلو میں آتا ہوں دو منٹ میں۔۔۔وہاج نے ہمیشہ کی طرح آج بھی اسکی بات نہیں ٹالی

ہاں جب تک میں ماما کو بتاتی ہوں۔۔وانیہ یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئی۔۔۔وہاج یہ سوچتا رہا کہ اب وہ پرائی ہونے جا رہی ہے۔۔جس محبت کو وہ دونوں طرف سے سمجھتا تھا وہ یک طرفہ محبت تھی۔۔۔ وہ سر جھٹکتا باہر چلا گیا۔۔۔

اس گھر کو چھوڑنے کے بعد وہاج نے اپنا وہ گھر بیچ دیا جہاں اسکے ماں بابا رہتے تھے جہاں اسکے بچپن کا کچھ حصّہ گزرا تھا۔۔اس گھر کے پیسے اور کچھ لون لے کر اسنے اپنا بزنس شروع کیا بہت بڑا تو نہیں پر اسے امید تھی کہ وہ ایک دن کامیاب ہو جائے گا۔۔اور وہ مسلسل محنت کرتا رہے گا۔۔اور اسنے اپنے آپ کو ثابت کرنے کے لئے محنت کی تھی سال ایسے ہی گزرتے رہے۔۔۔جب اسے گزرا ہوا وقت یاد آتا تے وہ بے چین ہو جایا کرتا تھا پر پھر خود سے یہ وعدہ کر لیتا کہ اسنے بلندیوں کو چھونا ہے جس غریبی کی وجہ سے اسے دھکے دے کر باہر نکالا گیا ہے اسنے اسکا نام و نشان بھی مٹا دینا ہے۔۔۔اور وہ کامیاب ہو رہا تھا وہ کافی حد تک کامیاب ہو چکا تھا۔۔۔وہ خوش تھا بے حد خوش پر یہ سوچ کر اسکی خوشی ماند پڑ جاتی کہ کاش وانیہ اسکے ساتھ ہوتی تو وہ کتنا خوش ہوتی۔

وانیہ بیٹا میری بات سنو تم کب تک ایسے کمرے میں بند رکھو گی خود کو۔۔مسز حماد آج پھر اسکے روم میں آئیں اور وہ اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں بیٹھی تھی انہوں نے لائٹ ان کی تو وانیہ نے

آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیا

مما میری زندگی کی روشنی تو چھین لی اب اور کیا کروں میں باہر نکل کے۔۔۔میری خواہشیں اور فرمائشیں پوری کرنے والا تو لے لیا آپنے اب میں کسے فرمائشیں کروں۔۔۔۔میری خواہشیں تو چین لی اپنے وہاج کے ساتھ سب کچھ چلا گیا ہے مما۔۔۔وانیہ نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کے جواب دیا۔۔۔

وانیہ بیٹا خدا کے لئے بس کر دو کئی سال بیت گے خدا جانے وہ کہاں ہو گا۔۔۔وہ خوش ہو گا اور تم اسکے غم میں خود کو ہلکان کر کے بیٹھی ہو اگر وہ تمہیں یاد کرتا تو تم سے ملنے کی کوشش تو کر سکتا تھا ۔۔۔مسز حماد نے اسے سمجھانا چاہا

بہت خوددار تھا مما وہ اتنی بے عزتی کے بعد کیسے لوٹ کے آتا۔۔۔وانیہ کی آنکھوں میں آنسو آ گے

اب بس کرو یہ سب اور اٹھو چلو باہر تمہارے بابا کہہ رہے ہیں کچھ شاپنگ کر لاؤ عدیل کی بیٹی کے عقیقے میں جانے کے لئے۔۔اور وہ کہہ رہے ہیں اس بار تم ساتھ ضرور چلو گی ہر بار ہم تمہاری نہیں سنیں گے۔۔۔وہ حکم دینے والے انداز میں بولیں

پر مجھے نہیں جانا کہیں بھی۔۔وانیہ نے اوازار ہوتے ہوئے کہا

پھر جواب اپنے بابا کو دینا۔۔مسز حماد کہہ کر چلی گئیں تو وانیہ نے اٹھ کر لائٹ آف کر دی اور ماضی کی سوچوں میں کھو گئی۔۔

کہاں چلے گئے ہو تم وہاج۔۔۔وانیہ نے سوچتے ہوئے آنکھیں موند لی۔۔۔

وانیہ بچے پھر کیا سوچا تم نے۔۔۔وانیہ کچن میں اپنے اور وہاج کے لئے کافی بنا رہی تھی جب مسز حماد نے پوچھا

کس بارے میں ماما۔۔وانیہ کو سمجھ نہ آئی کہ وہ کس بارے میں بات کر رہی ہیں

عدیل کے بارے میں بیٹا۔۔۔مسز حماد نے جواب دیا

اوہ اچھا اس بارے میں۔۔وانیہ نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا

ہاں بیٹا بتاؤ تمھارا کیا فیصلہ ہے۔۔۔مسز حماد کام کرتے ہوئے اس سے مخاطب تھیں

مما مجھے عدیل سے شادی نہیں کرنی۔۔وانیہ نے ہمت کرکے بول دیا۔۔

کیوں بیٹا۔۔مسز حماد کو حیرت ہوئی کیونکہ عدیل بہت اچھا لڑکا تھا

مما بس ویسے۔۔وانیہ نے نظر جھکا لی

تم کسی اور کو پسند کرتی ہو تو بتادو۔۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔مسز حماد نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا

مما مجھے وہاج پسند ہے۔۔وانیہ کی ہمت بڑھی تو اس نے جھٹ سے کہہ دیا۔۔۔

وانیہ یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔مسز حماد نے زور سے بولا

مما میں سچ کہہ رہی ہوں ہم دونوں ایک دوسرے۔۔۔۔وہ ابھی کچھ بولتی کہ ایک زور دار تھپڑ اسکے منہ پے آلگا اور وہ بے یقینی سے ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔

تم نے یہ سب سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہاری شادی وہاج سے کروں گی وہ دو کوڑی کا لڑکا ہے۔۔۔ایک نوکر کا بیٹا ہے۔۔۔اسے گھر میں جگہ کیا دی اس نے تو گھر پہ بری نظر ڈالنا شروع کردی۔۔۔وہاج شور سن کے کچن میں آیا تو اسکے ہوش اڑ گئے سامنے کھڑی خاتون کی وہ بہت عزت کرتا تھا اسلئے وہ جو بولتی گئیں وہ سنتا گیا اور کچھ بھی بولے بنا وہ وہاں سے چلا گیا کیونکہ انکی بات وہ کبھی ٹال ہی نہیں سکتا تھا وہ ماں کا درجہ رکھتی تھیں اس کے لئے۔۔۔۔۔۔۔

اسے گھر سے نکلے ہوئے سات سال ہوچکے تھے پر وہ یہ اذیت بھول ہی نہیں پایا تھا۔۔

اور وانیہ ان سالوں میں کمرے تک محدود ہوکر رہ گئ تھی دوست تو پہلے ہی اسکے بہت کم تھے کیونکہ اسکے لئے وہاج ہی سب کچھ تھا جب وہاج چلا گیا تو اسکے پاس کچھ بچا ہی نہیں تھا۔۔وہاج نے ان سات سالوں میں اتنی محنت کی تھی کہ آج اسکے پاس اتنا پیسہ آچکا تھا کہ وہ چاہتا تو مسز حماد کا سارا حساب پورا کردیتا جو انھوں نے اس کی پڑھائی اور دوسرے اخراجات پر لگائے تھے۔۔پر وہ آج بھی انکی عزت کرتا تھا کیونکہ وہ اس کے لئے ماں تھی۔۔۔اور وہ ماں کا حساب کیسے برابر کرسکتا تھا۔۔وہ تو کبھی پورا نہیں ہوسکتا۔۔وہ کئ بار وہاں جانے کا سوچتا پر اپنی انا کے آگے مجبور ہو کر نا جاپاتا۔۔۔وہ جانتا تھا وانیہ اسے یاد کرتی ہوگی پر اسکی سوچ تھی کہ اسکی زبردستی شادی کردی گئ ہوگی یہ سوچ ذہن میں آتے ہی اسکی حالت غیر ہوجاتی تھی۔۔وہ وانیہ کو کسی اور کے ساتھ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وانیہ۔۔وانیہ جلدی آؤ۔۔۔۔حماد صاحب کی آواز پر وانیہ کمرے سے باہر آئی

جی بابا آپ نے بلایا۔۔وانیہ کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھی۔۔۔

ہاں بلایا ہے وہاج کہاں ہے۔۔۔انھوں نے وہی پوچھا جس کا اسے ڈر تھا

بابا وہ۔۔۔وانیہ بول نہ پائی

ہاں بیٹا بتاؤ کہاں ہے وہ میں کب سے ڈھونڈھ رہا ہوں مجھے کچھ ہیلپ چاہیے اس سے۔۔۔حماد صاحب نارمل انداز میں بولے۔

بابا آپکو ماما نے نہیں بتایا۔۔وانیہ نے حیرت سے انکے چہرے پر دیکھا۔۔۔

نہیں کیوں کوئی بات ہوئی ہے۔۔۔میں تم سے اسلئے پوچھنے آیا ہوں کیونکہ کہ تم دونوں ہر وقت ہی ایک ساتھ ہوتے ہو۔۔۔انھوں نے بات واضح کی۔۔۔۔۔۔۔

باباوہ۔۔۔ماما نے اسے گھر سے نکال دیا ہے۔۔۔۔وانیہ نے سر جھکا لیا گیا۔۔۔

گھر سے نکال دیا ہے مگر کیوں؟؟؟حماد صاحب کو حیرت ہوئی۔۔

کیونکہ پانی سر سے اوپر ہوگیا تھا۔۔حماد اسکی بری نظر ہماری بیٹی پر تھی۔۔وہ ہماری دولت ہڑپ لینا چاہتا تھا اس نے وانیہ کو بہلا پھسلا لیا تھا۔۔تو بس میں نے اسے نکال دیا گھر سے۔۔۔اتنا کچھ کیا اسکے لئے اور اس نے یہ صلہ دیا ہمیں۔۔۔وانیہ کی جگہ مسز حماد بولیں

وانیہ کیا یہ سچ ہے بیٹا۔۔۔وہاج نے تم سے ایسا کچھ کہا۔۔۔انھوں نے وانیہ سے پوچھا

نہیں بابا وہاج نے تو کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔میں نے تو ماما کو اپنا بتایا تھا کہ میں وہاج سے۔۔۔۔۔۔وانیہ خاموش ہوگئی۔۔۔

ہاں تو اس میں برائی کیا تھی تم نے اسے کیوں گھر سے نکال دیا۔۔۔حماد صاحب بیوی سے مخاطب ہوئے

وہ نوکر کا بیٹا ہے حماد ہم نے اسے پالا ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ اپنی بیٹی بھی اس کے ہاتھ میں سونپ دی جائے۔۔۔۔مسز حماد بولیں

تمھیں بالکل بھی نہیں اچھا کیا یہ میری بھی خواہش تھی کہ وانیہ کا رشتہ وہاج سے کردیا جائے کیونکہ وہ بہت لائق لڑکا ہے یہ کیا کردیا تم نے۔۔۔۔حماد صاحب غصے سے بولے

میں یہ کبھی نہیں ہونے دوں گی کبھی بھی نہیں چاہے وانیہ کو ساری زندگی ایسے ہی کیوں نہ گزارنی

پڑے۔۔۔مسز حماد کہہ کے چلی گئیں تو حماد صاحب نے بیٹی کو گلے سے لگالیا کیونکہ وہ بہت پہلے سے جان چکے تھے کہ وانیہ وہاج سے محبت کرنے لگی ہے جب شاید وانیہ کو بھی اس بات کا احساس نہیں تھا۔۔۔۔

یار وہاج بس کر دے اب ایسے اکیلا رہنا۔۔اتنا بڑا گھر ہے اور اس میں کوئی رہتا ہی نہیں ہے۔۔اب شادی کر لے گھر میں رونق ہو جائے گی۔۔۔شہاب آیا تو وہاج ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا نیوز سن رہا تھا اور اس نے آتے ہی اپنی وہ بات دہرائیں جو وہ روز اسے کہا کرتا تھا

پھر شرو ہو گیا مجھ سے یہ فضول باتیں مت کیا کر۔۔۔وہاج نے اسے گھورا وہاج اور شہاب کی دوستی کو چار سال ہو گئے تھے وہ کسی پارٹی میں ملے تھے اور دوستی ہو گئی۔۔۔وہاج اس سے ہر بات شیئر کرتا اور خود کو ہلکا پھلکا کر لیتا تھا۔۔۔

اچھا آخر کب تک تو وانیہ کی یادوں میں رہے گا اگر اسے تیری پروا ہوتی تو تجھے ڈھونڈ لیتی۔۔وہ اپنی زندگی میں خوش ہو گی اور تو اپنی حالت خراب کر کے بیٹھا ہے۔۔۔شہاب نے اسے سمجھایا

یار تو چپ کرے گا یا نہیں۔۔وہاج نے اسے گھورا

اچھا چل پھر چلیں ہر وقت گھر میں پڑا رہتا ہے یا آفس میں۔۔شہاب اسے کھینچتا ہوا باہر لے گیا

چلو وانیہ بیٹا شاپنگ کر آتے ہیں۔۔حمّاد صاحب آج خود وانیہ کے کمرے میں آئے تھے

جی بابا میں بس دو منٹ میں آتی ہو۔۔وہ حمّاد صاحب کو منع نہ کر پائی اور چپ چاپ بابا کے ساتھ چل پڑی

وہ ماما بابا کے ساتھ شاپنگ کرتے ہوئے ان دونوں سے اگے نکل آئی تھی اور چلتے چلتے کافی دور آ گئی تھی۔۔۔کے اچانک ٹھہر سی گئی۔۔اس کی نظر جس پر پڑی تھی وہاں سے پلٹنا بھول گئی تھی

۔۔۔اسے اپنی انکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔اسے چند پل لگے یہ یقین کرنے میں کے سامنے سے آتا شخص وہاج ہی ہے۔۔۔

وہاج۔۔۔وہاج جب اسے یقین آ گیا تو وہ بھاگ کر اس کے پاس پہنچی۔۔۔کہاں چلے گئے تھے تم وہاج ۔۔وہاج بولو کچھ تو بولو۔۔۔وہ اس کے سامنے کھڑی اس سے سوال کر رہی تھی اسکی آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہہ رہے تھے۔۔۔

وانیہ وانیہ بیٹا کہا چلی گئی ہو۔۔۔ حمّاد صاحب کی آواز پر وہ واپس پلٹی وہ اسے ڈھونڈ رہے تھے اسے دیکھ کر اس کی طرف آ گئے

بابا یہ دیکھیں وہاج۔۔۔وہ کہتی جیسے ہی وہاج کی طرف پلٹی وہاں کوئی نہیں تھا

کہاں ہے وہاج۔۔۔ حمّاد صاحب نے اس سے پوچھا

بابا ہو ابھی یہیں تھا۔۔۔وانیہ نے کہا

یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔حماد صاحب بولے

پر بابا میں نے اسے خود دیکھا ہے وہ۔۔۔۔وہ یہیں کھڑا تھا۔۔۔۔وانیہ بے یقینی کے عالَم میں انہیں اشارہ کرکے بتا رہی تھی جہاں وہاج کو اس نے دیکھا تھا

وانیہ تمہارا دماغ خراب ہے اور کچھ نہیں۔۔۔ تماشا اس لگا کہ کھڑی ہو بزار میں۔۔۔۔اب کے مسز حماد بولی تھیں وانیہ حیران پریشان کبھی اس جگہ کو دیکھتی جہاں وہاج چند منٹ پہلے کھڑا تھا کبھی حماد صاحب کے منہ پر۔۔۔۔۔

یہ لڑکی کون تھی وہاج اور تم ایسے کیوں چھپ کے آ گئے۔۔۔شہاب کار میں بیٹھا اس سے سوال کر رہا تھا

وہ وانیہ تھی۔۔۔۔وہاج سے بس اتنا جواب دیا گیا

کیا۔۔۔۔وہ وانیہ تھی سچ میں۔۔۔شہاب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں

اگر وہ وانیہ تھی تو تم ایسے چھپ کے کیوں آگئے اس سے بات کیوں نہیں کی وہ بچاری کیسے رو رہی تھی تمہارے لیے کتنے بے حس ہو تم۔۔۔۔شہاب نے اسے ڈانٹنا شروع کر دیا

تم نے صرف اسے دیکھا پیچھے سے آتے امام بابا کو نہیں دیکھا۔۔۔وہ لوگ مجھے پسند نہیں کرتے شہاب میں ان کے سامنے سامنے نہیں جا سکتا حالانکہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔پر میں مجبور ہوں کہ انھوں نے مجھے دور رہنے کو کہا ہے۔۔۔وہاج نے سنجیدگی سے جواب دیا

پر تم اس سے بات کرتے اسے سمجھاتے۔۔۔

شہاب کی سوئی وانیہ پر اٹکی تھی

کر لیتا اگر وہ اکیلی ہوتی پر وہ لوگ پیچھے سے آ رہے تھے اور میں وہاں نہیں روک سکتا تھا۔۔۔وہاج نے یہیہ کہتے ہوہوئے گاڑی آگے بڑھا دی

جب حماد صاحب وانیہ کو آواز دیتے ہوئے آرہے تھے۔وہاج چھپ گیا تھا کیونکہ وہ ان کے سامنے نہیں آ سکتا تھا اسے لگتا تھا حماد صاحب بھی اس سے نفرت کرتے ہونگے۔۔۔۔۔

آج پھر وہ ماضی کی یادوں میں کھو گیا تھا وہ جتنا ماضی سے دور بھاگتا تھا اتنا سامنے آ کھڑا ہوتا۔۔۔۔وہ تھک گیا تھا اب سب سے بھاگتے بھاگتے وہ ان لوگوں سے مل کر سارے گلے شکوے دور کرنا چاہتا وہ

خود کو مزید وانیہ سے دور نہیں کر سکتا تھا پر وہ جانتا تھا اس کے گھر والے اس بات کے لئے کبھی راضی نہیں ہونگے۔۔۔۔

-

اگلے کئی دنوں تک وانیہ نے خود کو کمرے میں بند رکھا۔۔۔۔وہ سوچ سوچ کے پاگل ہو رہی تھی کہ اگر وہاج وہاں تھاتو پھر گیا کہاں۔۔۔وہ اب اس سب سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔۔پچھلے سات سال سے اس نے خود کو قید کیا ہوا تھا لیکن اب وہ رہائی حاصل کرنا چاہتی تھی کچھ سوچ کر وہ کمرے سے نکل آئیاور اب وہ حماد صاحب کے کمرے کے سامنے لئے تھی دروازہ ناک کیا۔۔

کون ہے آجاؤ۔۔اندر سے حماد صاحب کی آواز آئی۔۔۔۔۔

وہ اندر گئی تو میسز حماد بھی وہیں براجمان تھیں

بابا۔وہ کچھ جھجکتی ہوں میں ان کے سب میں جا بیٹھی

کیا ہوا وانیہ بیٹا سب خیریت تو ہے۔۔۔حماد صاحب کو فکر لاحق ہوئی

جی بابا مجھے کچھ کہنا تھا۔۔وانیہ نے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جی بولو بیٹا ہم سن رہے ہیں۔۔۔جواب مسزحماد نے دیا تھا

وہ بابا۔۔۔۔دراصل بات یہ ہے کہ میں اس زندگی سے تنگ آچکی ہوں۔۔۔مجھے اب گھٹن محسوس ہوتی ہے میں مزید برداشت نہیں کر پاؤں گی بابا۔۔۔وانیہ نے ان دونوں کے چہرے پر نظر ڈالی اور پھر سر جھکا لیا اور بات کرنے لگی۔۔۔اور پھر وہ خاموش ہوگئی اور ایک منٹ دو منٹ اور ایسے ہی وقت گزرتا گیا۔۔۔

بولو بچے خاموش کیوں ہو گئی ہو۔۔آخر کار حماد صاحب کو ہی بولنا پڑا

بابا میں نے ان سب سے نکلنے کے لیے راستہ سوچا ہے۔۔۔وانیہ نے کے بابا کے چہرے پر دیکھتے ہوئے کہا

بولو بیٹا ہم تمہارے ساتھ ہیں حماد صاحب نے تسلی دی

بابا میں کہیں جاب کرنا چاہتی ہوں کسی کام میں بزی رہونگی تو شاید اسے بھول پاؤ شاید وہ یاد نہ آئے مجھے۔۔۔وانیہ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے

بس چپ کر جاؤ روتے نہیں ہیں میں نے تمہیں کہا نہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور تمہاری شادی وہاج سے ہی ہوگی بس اب چپ کر جاؤ اور جاب کیوں کرنی ہے میرے ساتھ آفس چلی جایا کرو۔۔۔ حمادصاحب نے اسے تسلی دیتے ہوئے گلے سے لگایا

نہیں بابا میں جاب کرنا چاہتی ہوں کسی اور جگہ۔۔۔آپ کا آفس تو بعد میں بھی میں نے ہی سنبھالنا ہے پر فلحال میں کہیں اور جاب کر کے ایکسپیرئینس لینا چاہتی ہوں۔۔۔وانیہ نے انہیں بتایا تو وہ خاموش ہو گئے اور اسے جاب کرنے کی اجازت دے دی۔۔۔۔۔۔یہ سوچ کر کہ وہ ان الجھنوں سے باہر نکلے۔۔۔وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے تھے کہ انہیں وہاج مل جائے۔۔۔

وانیہ میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو گی کہ میں ایسے کیوں چلا گیا وہاں سے۔۔۔پر میں مجبور تھا میں وہاں رک نہیں سکتا تھا ماما بابا مجھے پسند نہیں کرتے۔۔۔۔حلانکہ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ دیکھئے یہ سب آپ کی ہی محنت ہے کہ آج میں اس مقام پر ہوں۔۔۔۔یہ سب انہی کی وجہ سے ہوا ہے انہوں نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے مجھے پالا پڑھایا مجھے سب کچھ سیکھایا ۔۔۔۔میں آج بھی انکی بے پناہ عزت کرتا ہوں میرے دل میں ان کے لئے شکوہ نہیں ہے کوئی بھی

۔۔۔۔وہاج بیڈ پر لیٹا چھت کو گھورتے ہوئے وانیہ کے بارے سوچ رہا تھا پھر خود کو ہلکا پھلکا کر ک سونے کے لیے کروٹ بدل گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلی صبح وانیہ نے سب سے پہلے نیوز پیپر اٹھایا اور اس میں جاب کہ بارے میں پڑھتی گئی اور نوٹ کرتی گئی اور پھر ان جگھوں پر انٹرویو کے لیے گھر سے نکل گئی جہاں جہاں پر جاب اویلیبل تھی۔۔۔ اس وقت وہ ایک بڑے سے حال نما کمرے میں بیٹھی اپنی باری آنے کا ویٹ کررہی تھی یہاں پر اسنے سیکرٹری کی جاب کے لئے انٹرویو دینا تھا۔۔اور پھر اس کی باری آ گئی اور انٹرویو کے فوراً بعد ہی اسے سلیکٹ کر لیا گیا تھا اسے حیرت ہوئی کہ کیسے اسے سلیکٹ کر لیا گیا پر اسے خوشی تھی کہ چلو اسے زیادہ بھٹکنا نہیں پڑا جاب کے لئے اسے ل ے جوائن کرنے کا کہا گیا تھا اور وہ خوشی خوشی گھر آگئی حماد صاحب کو پتہ چلا تو وہ بہت خوش ہوئے۔۔۔وانیہ بھی خوش تھی حماد صاحب مطمئن ہوگئے کہ وانیہ نارمل ہو جائے گی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاج وہاج کہاں ہے یار۔۔۔شہاب وہاج کے گھر آیا تو اسے وہ کہیں نظر نہ آیا اس نے چلانا شروع کر دیا

یہی ہوں بھاگ نہیں گیا چلاو مت۔۔۔۔وہاج نے کیچن سے جھانک کر کہا تو وہ بھی کچن میں آگیا

تم کچن میں کیا کررہے ہو۔۔شہاب نے کہا

تیری آنکھیں خراب ہیں شہاب میں کھانا بنا رہا ہوں۔۔۔۔وہاج نے اسے گھور کے دیکھا۔۔آج وہاج کا موڈ پہلے سے خاصا بہتر تھا

مطلب کیا کھانا بنانا بھی آتا ہے تمہیں۔۔۔شہاب نے حیرت سے آنکھیں پھاڑی

وانیہ کو شوق ہوا تھا ایک بار کنگ سیکھنے کا تو کھانابناتے ہوئے مجھے کچن میں ساتھ کھینچ کے لے جاتی تھی بس اس دیکھتے دیکھتے آگیا بنانا۔۔۔۔وہاج کہیں بہت پیچھے چلا گیا تھا۔۔وانیہ کھانا بنا رہی تھی اور وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہاکر تھا

کیا دیکھ رہے ہوں وہاج۔۔وانیہ نے پوچھا

کچھ نہیں میں دیکھ رہا تھا تم کام کرتے بہت پیاری لگتی ہو۔۔وہاج نے بات بدلی

ویسے میں پیاری نہیں لگتی تمہیں۔۔۔وانیہ نے آنکھیں نکالی

نہیں بالکل چڑیل لگتی ہوں ویسے۔۔۔۔وہاج قہقہقہہ لگاتے ہوئے کچن سے نکل گیاوانیہ چمچہ لے کر اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔

ارے میرے بھائی کہاں کھو گیا واپس آجا۔۔۔

شہاب نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ خیالوں کی دنیا سے واپس آگیا

ہاں۔۔۔۔۔اچھا بتا تو کیسے آیا یہاں کوئی کام تھا وہاج نے بات بدلی

پہلی بات تو یہ کہ میں یہاں کبھی بھی آ سکتا ہوں مجھے تیرے پاس آنے کے لئے کسی کام کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔شہاب نے اسے انگلی دکھائی

اور دوسری بات۔۔۔۔وہاج نے مسکراہٹ دبائی

دوسری بات یہ کہ کل تیرے لئے آفس میں بہت بڑا سرپرائز ہے۔۔۔۔۔شہاب نے اسے بتایا ۔۔۔کیونکہ آج وہ کسی میٹنگ میں گیا تھا اسی لئے آفیس نا جا سکا۔۔۔۔

کیسا سرپرائز۔۔۔۔وہاج کو حیرت ہوئی

ہے ایک سرپرائز کل آفسفیس ٹائم پر آجانا

اور جلدی سے کھانا بنا کر ٹیبل پر لگا آج میں تیرے ہاتھ کا کھانا کھا کر جاؤں گا۔۔۔۔

شہاب کہتا ہوا کچن سے نکل کر واش روم میں گھس گئی اور وہاج ہنس دیا۔۔۔

اگلی صبح وانیہ آفس کیلئے تیار ہو رہی تھی۔۔وہ آج خود کو کافی ہلکا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔آج ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ اچھا ہونے والا ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

وانیہ۔۔مسیز حماد کی آواز پر وہ پلٹی تو وہ دروازے میں کھڑی سے دیکھ رہی تھیں

جی ماما بولیں کیا بات ہے۔۔۔وانیہ نے انہیں کہا

مجھے معاف کردو وانیہ مجھے وہاج کو نہیں نکالنا چاہیے تھا مجھے تم دونوں کی محبت تو سمجھنا چاہیے تھا تمہاری اس حالت کی ذمہ دار میں ہوں۔۔۔ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔مسز حماد کی آنکھوں سے آنکھوں زاروقطار بہہ رہے تھے

ارے ماما آپ مجھے گناہگار کر رہی ہیں۔۔۔میں پہلے ہی آپ سے بہت بدتمیزی کر چکی ہوں ۔۔۔۔اب مجھے مزید شرمندہ مت کریں اس میں آپ کی غلطی نہیں شاید میری قسمت میں یہی لکھا تھا۔۔۔وانیہ نے ماں کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

وانیہ میرا تم سے وعدہ ہے میں تمہیں کبھی شادی کے لیے فورس نہیں کروں گی تم جب تک چاہو وہاج کا انتظار کرسکتی ہو۔۔۔

انہوں نے کہتے ہوئے وانیہ کو گلے سے لگا لیا

اور وانیہ کا ایک بوجھ کم ہو گیا۔۔۔اور وہ آفس کے لئے نکل گئی کیونکہ وہ لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی

پہلے دن ہی۔۔۔۔

ارے آ رہا ہوں آرہا ہوں کون سی آفت آ گئی ہے کہ بیل پر ہاتھ رکھ کر ہٹانا ہی بھول گئے۔۔۔۔

وہاج ناشتہ بنا رہا تھا کہ مسلسل بیل بجنے پر سارے کام چھوڑ کر دروازہ کھولنے کے لیے گیا۔۔۔

جب دروازہ کھولا تو سامنے شہاب کھڑا دانت نکال رہا تھا

ارے تو ابھی تک تیار نہیں ہوا آفس نہیں جانا کیا تجھے۔۔۔شہاب اندر آتے ہوئے بولا

ابھی تو ٹائم ہے آفس جانے میں۔تجھے کس بات کی جلدی ہے وہاج نے ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے پوچھا

کچھ نہیں بس ویسے ہی۔۔۔۔شہاب نے پھر سے ڈانٹ نکالے

یہ دانت کرلے ورنہ میں کبھی توڑ دوں گا تیرے دانت۔۔وہاج چیڑ کر بولا۔۔اور ہاب نے مزید دانت نکالے۔۔۔

ناشتہ کرے گا۔۔۔وہاج نے کچن میں جاتی ہوئے پوچھا

ہاں کروا دے تیرے چکر میں آج گھر سے ناشتہ کر کے نہیں نکلا امی بولاتی رہیں پیچھے سے ۔۔۔شہاب نے تفصیل بتائیں

تو میں نے کب کہا تھا آنے کو۔۔۔وہاج نے ابرواچکائی

بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے وہاج۔۔شہاب نے کچن میں آتے ہوئے کہا۔۔اور وہاج بنا کوئی جواب دیے ناشتہ بناتا رہا ناشتے کے بعد وہ آفس کے لئے تیار ہوا اس دوران شہاب کے دانت اندر ہی نہیں ہوئے وہ مسلسل ہنستا رہا اوروہاج کو اندازہ ہوگیا کہ وہ کوئی کارنامہ سر انجام دے چکا ہے

کیونکہ وہ تب ایسے ہنستا تھا جب کچھ الٹا کر لیتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اب وہاج کو انتظار تھا کہ وہ کیا کر چکا ہے۔۔۔۔

اور وہ دونوں آفس کے لئے نکل پڑے۔۔

مے آئی کم ان وانیہ نے دروازہ ناک کیا

اور وہاج کی لیپ ٹاپ پر چلتی انگلیاں تھم گئیں وہ اس آواز کو کروڑوں میں پہچان سکتا تھا۔۔

پاس بیٹھے شہاب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

آ جائیں آ جائیں مس وانیہ حمّاد۔۔۔۔

شہاب نے اس کے نام پر زور دے کر اسے آنے کی اجازت دے دی وہاج سکتے کی کیفیت میں تھا۔۔۔

وہاج۔۔۔۔اندر آتے وانیہ کی نظر جیسے ہی وہاج۔پر پڑی اس کے ہاتھ سے چیزیں چھوٹ کر نیچے گر گئی اور وہ بے یقینی کے علم میں اسے دیکھنے لگی

آپ دونوں سکتے سے باہر آجائیں اور آپ دونوں کے جو بھی گلے شکوے ہیں وہ دور کرلیں میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔۔۔شہاب نےان دونوں کے سامنے چٹکی بجائی۔۔۔۔۔

تو وہ دونوں ہوش میں آئے۔۔۔۔اور شہاب وہاں سے چلا گیا

وانیہ کی آنکھوں سے زاروقطار آنسو گر رہے تھے وہ صرف وہاج کو دیکھ رہی تھی۔۔۔کئی پل ایسے ہی گزر گئے وہاج نے نظر اٹھا کر وانیا کو دیکھا تو ماضی کی ساری باتیں بھول کر اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

پاس مت آنا میرے وہاج۔۔۔وانیہ اچھل کر چند قدم پیچھے ہوئی

پروانیہ میری بات تو سنو۔۔۔وہاج نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔

سننے کو تم نے کچھ چھوڑا ہے وہاج۔۔۔سات سال میں تمہارا پاگلوں کی طرح انتظار کرتی رہی اور تم اسی شہر میں رہتے ہوئے مجھ سے ملنے نہیں آئے وہاج آخر تم سے محبت کرکے کون سی بھول کر دی تھی میں نے۔۔۔۔وانیہ کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے

میرا کونسا قصور تھا وانیہ میں نے بھی تو محبت کی تھی آج بھی کرتا ہوں۔۔۔ان سات سالوں میں تم ہی نہیں میں بھی تڑپا ہوں تمہارے لئے۔۔۔تمہارے پاس تو ماما بابا تھے

میرے پاس تو کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔وانیہ میں اکیلا حالات سے لڑتا رہا۔۔۔وہاج نے اس سے شکوہ کیا

وہاج تم مما کو منانے کی کوشش تو کرتے وہ ان کاوقتی غصہ تھا۔۔وہ تم سے اتنی محبت کرتی ہیں تم نے منانے کی کوشش تو کرتے پر تم تو گھر چھوڑنے کے لئے تیار بیٹھے تھے۔۔۔

وانیہ نے ایک اور شکوہ کیا

میں ماما کی بات نہیں ٹال سکتا تھا وانیہ ان کے سامنے ضد کیسے کرتا کہ وہ میری بات مان لیں اور بابا کو کیا منہ دکھاتا ماما کے غصے کا یہ عالم تھا کہ بابا تو شاید اس سے بھی برا سلوک کرتے میرے ساتھ پر وانیا اس میں میری غلطی نہیں کہ مجھے تم سے محبت ہوئی۔۔۔۔وہاج نے اسے سمجھایا

وہاج ساری زندگی اس گھر میں گزر جانے کے بعد بھی تم بابا کو نہ سمجھ پائے۔۔۔۔ان کی خواہش یہی تھی کہ ہماری شادی ہو جائے۔۔۔بابا پچھلے سات سال سے تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں پر کامیاب نہ ہو سکے۔۔۔وانیہ نے منہ پھیر لیا

میں بہت ٹوٹ گیا تھا وانیہ۔۔۔وہاج نے سر جھکا لیا۔۔۔

کافی دیر وہ ایک دوسرے کے گلے شکوے دور کرتے رہے ایک دوسرے کو سات سال کی روداد

سنانے کے بعد وہ پہلے کی طرح ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

بدتمیز تمہارے چکر میں میں نے مما بابا سے ڈانٹ سنیں اور مجھے اتنی شرمندگی ہوئی۔۔وانیہ نے گھورا

وہ کیسے۔۔۔میں نے کیا کیا۔۔۔وہاج نے ماتھے پر بل ڈالے

اس دن جب ہم مارکیٹ گئے مجھے لگا وہاں تم ہو اور جب بابا آئے میں نے انہیں بتایا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔وانیہ سر کھجایا

ہاں وہاں جو تھا وہ چھپ گیا تھا۔۔۔وہاج نے قہقہہ لگایا۔۔۔

ہائیں اس کا مطلب تم وہاں تھے بابا کے آتے ہی چھپ گئے تھے۔۔۔وانیہ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑی

مجھے لگا بابا بھی مجھ سے ناراض ہیں اسلئے میری ہمت نہیں ہوئی ان کا سامنا کرنے کی وہاج نے جواب دیا

بہت برے ہو تم۔۔۔وانیہ نے فائلز اٹھا کر اس کے سر پر مار دی

اگر آپ دونوں کے گلے ختم ہو گئے تو میں اندر آجاؤں شہاب دروازے میں سر اندر کرتے ہوئے کہا

تو پہلے ادھر آ۔۔یہ سب تیرا کارنامہ ہے۔۔۔ہینا۔۔۔سیکٹری کی جاب کے لئے کل انٹرویو تو نے لیے تھے نا۔۔۔وہاج نے اس کا کان پکڑا۔۔

یہ میرا کان تو چھوڑ پھر بتاتا۔۔۔میں نے اس دن وانیہ کو دیکھ لیا تھا پھر کل جب وہ انٹرویو کے لیے آئی تو میں نے ان کو سلیکٹ کر لیا اور تیرے پاس پہنچ گیا کہ تیرے لیے سرپرائز ہے۔۔۔۔شہاب نے اپنا کارنامہ سنا ڈالا

اچھا تو آپ کل اس لئے مجھے دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔وانیہ نے شہاب کو دیکھتے ہوئے کہا

ہاں جی بالکل اسی لئے۔۔۔شہاب کے پھر سے دانت نکل آئے تو وہ تینوں ہنس دیئے۔۔۔

ماما بابا دیکھیں کون آیا ہے۔۔۔وانیہ کی چہکتی ہوئی آواز آئی

کیا ہوا وانیا بیٹا تم تو آفیس۔۔۔۔مسز حماد سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر خاموش ہو گئیں

کیا ہوا کون آگیا بھئی کیو چلا رہی۔۔۔حماد صاحب بھی خاموش ہوگئے

ماما بابا دیکھیں وہاج آیا ہے۔۔۔وانیہ خوشی سے چہک رہی تھی

مسز حماد نے آگے بڑھ کر وہاج کو گلے سے لگا لیا۔۔وہاج بچوں کی طرح رونے لگ گیا جیسے وہ کوئی چھوٹا بچہ ہو

میری ایک بات پے اتنا خفا ہو کے چلے گئے ایک بار بھی ماں کا خیال نہ آیا تمہیں وہاج۔۔مسز حماد نے اس سے شکوہ کیا۔۔

پر ماما آپکا حکم کیسے ٹال سکتا تھا۔۔اپ نے کہا تھا چلے جاؤ تو میں کیسے رک سکتا تھا۔۔۔وہاج نے سر جھکا لیا

مجھے معاف کردو وہاج بہت بری بن گئی تھی۔۔۔۔مسز حماد نے ہاتھ جوڑ لیے

ارے ماما مجھے گناہگار مت بنائیں کیا کر رہی ہیں آپ مجھے شرمندہ نہ کریں۔۔۔آپ تو ماں ہے آپ کا حق ہے مجھ پر آج میں جو کچھ بھی ہو آپ کی وجہ سے ہوں۔۔۔۔وہاج نے انکے ہاتھ پکڑ لئے ان سے بات کر کے جب وہ حماد صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے رخ موڑ لیا۔۔

بابا خفا ہیں نہ آپ مجھ سے۔۔۔وہاج ان کے سامنے آن کھڑا ہوا

بابا مت کہو مجھے۔۔۔تم نے ثابت کردیا کہ تم میرے بیٹے نہیں ہو۔۔یہ کہتے ہو حماد صاحب نے بھی

آنکھوں کے کونے صاف کیے

بابا ایسے مت کہیں مجھے معاف کردیں میں ٹوٹ گیا تھا مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی میں کیا کروں ۔۔۔اور مجھے لگا آپ بھی مجھ سے خفا ہوں گے یہ سب سن کر۔۔وہاج ان کے سینے سے جا لگا

اب بس ڈرامہ بند کرو۔۔اتنا نہیں سمجھ پائے کہ میں بھی وہی چاہتا تھا جو تم دونوں چاہتے تھے ۔۔۔حماد صاحب نے اسکا کان کھینچا وانیہ نے سر جھکا لیا

اب کیسے یاد آگئی تمہیں ہم لوگوں کی۔۔مسز حماد بولیں۔۔

ماما یاد تو آج بھی ہم نہیں آئے تھے اسے۔۔وہ تو ان کے دوست کی مہربانی ہےسے کے انہوں نے مجھے جاب کے بہانے سے آج بلوایا اوراس سے ملوایا۔۔ورنہ تو آج بھی بدگماں ہی رہتے۔۔۔۔وانیہ یہ کہتے ہوے ماں کے پیچھے جا کھڑ ی ہوئی۔۔۔

وانیہ کی بچی تمہیں تو میں ابھی بتاتا ہوں۔۔۔وہاج نے کہا تو وانیہ بھاگ گئی۔۔وہاج بھی اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔اور کچھ ہی دیر میں گھر کی رونق واپس آگئی۔۔۔مسز حماد اور حماد صاحب انہیں دیکھ کر خوش اور مطمئن ہوگئےاور انکی خوشیوں کی دعا خدا سے مانگنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

* *

ختم شد